



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 20-25/AIMS
December 20, 2025

فکر و نظر

آزاد جموں و کشمیر: عوامی غم و غصے کی تحریک آزادی، پاکستانی کی حقیقی آزادی کا آغاز۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Azad Jammu Kashmir, public protest, economic crisis, human rights

Keywords: Kashmir protest movement, labor strikes, inflation impact, regional politics

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

جو اپنی قدرتی خوبصورتی اور جغرافیائی اہمیت کے ساتھ ساتھ سیاسی تنازعات کی آماجگاہ رہا، آج ایک ایسی عوامی تحریک کا (اے بے کے) آزاد جموں و کشمیر مرکز بن چکا ہے جو بنیادی انسانی حقوق کی جدوجہد کو عیاں کرتی ہے۔ یہ جنگ نہ تو سرحدی تنازعات کی ہے اور نہ ہی عالمی سیاست کے شطرنجی کھیل کی، بلکہ یہ روٹی، کپڑا، اور مکان کے بنیادی حقوق کے لیے لڑی جا رہی ہے۔ یہاں کے عوام کی آواز، جو برسوں سے دبائی گئی، اب سڑکوں پر احتجاج کی صورت میں بلند ہو رہی ہے، لیکن افسوس کہ ان کی فریاد کو سننے کے بجائے گولیوں سے خاموش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ تحریر آزاد کشمیر کے موجودہ حالات کی ایک جامع، تجزیاتی، اور اثر انگیز تصویر پیش کرتی ہے، جو نہ صرف عوامی تحریک کی گہرائی کو واضح کرتی ہے بلکہ اس کے تاریخی، معاشی، اور سماجی پس منظر کو بھی اجاگر کرتی ہے۔

کی قیادت میں آزاد کشمیر کے عوام نے ایک پرامن احتجاج کا (جے کے جے اے سی) کو، جموں اینڈ کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی 2025 ستمبر 29 سستا آنا، بجلی کے بلوں میں کمی، اور غیر منصفانہ ٹیکسوں کا خاتمہ۔ لیکن یہ مطالبات صرف معاشی مسائل: آغاز کیا، جس کا محرک بظاہر ایک سادہ مطالبہ تھا تک محدود نہیں تھے؛ یہ برسوں کی محرومی، بدعنوانی، اور حکومتی بے حسی کے خلاف ایک اجتماعی فریاد تھے۔ جے کے جے اے سی، جو تاجروں، سے (واپڈا) نکاتی مطالبات پیش کیے، جن میں وائٹ اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی 38 مزدوروں، طلبہ، اور سول سوسائٹی کے نمائندوں پر مشتمل ہے، نے وائٹ یوز تگ چار جز کی ادائیگی، مفت صحت و تعلیم، اور مقامی خود مختاری شامل ہیں۔

کے عبوری آئین کے ذریعے نیم خود مختار حیثیت رکھتا ہے، اپنی آبادی کے تناسب سے غیر 1974 آزاد کشمیر، جو پاکستان کے آئینی ڈھانچے کے تحت میگاواٹ سے زائد بجلی پیدا کرتا ہے، جو قومی گرڈ کو سپلائی کی جاتی ہے، لیکن اس کے 3,000 معمولی معاشی شراکت کرتا ہے۔ یہ خطہ وائٹ پاور سے سالانہ روپے 2,000 کلو گرام آٹے کی قیمت 40 جیسے کہ — بدلے میں مقامی لوگوں کو مناسب رائلٹی یا ترقیاتی فنڈز نہیں ملتے۔ وفاق سے ملنے والی سبسڈی ناکافی اور اکثر بدعنوانی کی نذر ہو جاتی ہے۔ آٹا یا تو غیر معیاری ہوتا ہے یا سرحد — (روپے کے مقابلے میں 3,900–4,300 پنجاہ اور سندھ میں) روپے فی یونٹ ہونے کے باوجود، پرانا انفراسٹرکچر 3–4 پار اسمگلنگ کے ذریعے منافع خوروں کے ہاتھوں فروخت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح، بجلی کی قیمت اور بڑھتی ہوئی طلب نے عوام کے لیے اسے ناقابل برداشت بنا دیا ہے۔

کے احتجاجات کا تسلسل ہے، جب راولا کوٹ اور مظفر آباد میں ہزاروں لوگوں نے سڑکوں پر نکل کر سبسڈی کی بحالی اور 2023–2024 یہ تحریک ارب روپے کی سبسڈی اور عدالتی تحقیقات کا اعلان کیا 23 بدعنوانی کے خاتمے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس وقت کے احتجاجات کے نتیجے میں وفاقی حکومت نے فیصد سے تجاوز کر چکی ہے اور پاکستانی معیشت آئی ایم ایف کے دباؤ میں ہے، 38 تھا، لیکن یہ وعدے عارضی ثابت ہوئے۔ آج، جب مہنگائی کی شرح آزاد کشمیر کے عوام کی قوت خرید مزید کمزور ہو گئی ہے۔ نتیجتاً، گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ رہے ہیں، بچے بھوک سے بلک رہے ہیں، اور روزگار کے مواقع سکڑتے جا رہے ہیں۔

اکتوبر تک، مظفر آباد، راولا کوٹ، اور دیگر اضلاع 4 ستمبر سے 29 جے کے جے اے سی نے اپنی تحریک کو منظم اور پرامن رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ میں بازار بند رہے، طلبہ نے جلوس نکالے، اور مزدوروں نے سڑکیں ہلاک کیں۔ یہ احتجاج نہ تو علیحدگی پسندی کی تحریک تھا اور نہ ہی کسی سیاسی جماعت کا کے لیے بلند ہوئی۔ لیکن حکومتی رد عمل نے اس پرامن احتجاج کو — روٹی، بجلی، اور انصاف — ایجنڈا، بلکہ یہ ایک ایسی آواز تھی جو بنیادی انسانی حقوق تشدد کی راہ پر دھکیل دیا۔

نے مظاہرین پر براہ راست — سے زائد پولیس اور ریجنل کے اہلکار شامل تھے 2,000 جن میں — اکتوبر کو، مظفر آباد میں سیکورٹی فورسز 2 کم اور سے زائد زخمی ہوئے۔ انٹرنیٹ کی بندش اور سڑکوں کی ناکہ بندی نے احتجاج کو منظم 100 فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں کم از کم آٹھ افراد ہلاک اور کرنے کی کوششوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی، لیکن اس کے برعکس، عوام کا غم و غصہ مزید بھڑک اٹھا۔ حکومتی بیانات میں دعویٰ کیا گیا کہ مظاہرین

نے پتھر اڑا دیا اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ایک شخص کا اپنے بچوں کے لیے آٹا مانگنا، بجلی کے بلوں میں ریلیف طلب کرنا، یا انصاف کا مطالبہ کرنا اتنا سنگین جرم ہے کہ اس کا جواب گولیوں سے دیا جائے؟

کی 1970 یہ حکومتی رد عمل آزاد کشمیر کے عوام کے لیے نیا نہیں ہے۔ تاریخی طور پر، اس خطے میں احتجاجات کو طاقت سے دبانے کی روایت رہی ہے۔ دہائی سے لے کر اب تک، جب بھی عوام نے اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھائی، انہیں یا تو خاموش کر دیا گیا یا ان کے مطالبات کو عارضی مراعات سے ٹال دیا گیا۔ لیکن آج، جب عالمی سطح پر معاشی بد حالی اور مقامی سطح پر بد عنوانی نے عوام کی برداشت کو ختم کر دیا ہے، یہ تحریک محض ایک احتجاج نہیں، بلکہ ایک اجتماعی شعور کی بیداری ہے۔

آزاد کشمیر کا موجودہ بحران صرف مہنگائی یا سبسڈی کے خاتمے کا نتیجہ نہیں، بلکہ یہ برسوں سے جمع ہونے والی محرومیوں کا عکاس ہے۔ یہ خطہ، جو پاکستان کے لیے توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے، اپنی معاشی صلاحیت کے باوجود ترقیاتی پسماندگی کا شکار ہے۔ واٹر پاور سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ایک بڑا حصہ وفاقی خزانے میں جاتا ہے، لیکن مقامی ترقی کے لیے فنڈز ناکافی ہیں۔ مثال کے طور پر، منگلا ڈیم، جو آزاد کشمیر کی سر زمین پر واقع ہے، سالانہ اربوں روپے کی بجلی پیدا کرتا ہے، لیکن اس کے بدلے میں مقامی لوگوں کو مناسب رائلٹی یا مراعات نہیں ملتیں۔ اسی طرح، شرح خواندگی کے لحاظ سے آزاد کشمیر پاکستان کے دیگر خطوں سے بہتر ہے، لیکن روزگار کے مواقع کی کمی نے ہزاروں تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ہجرت پر مجبور کر دیا ہے۔

حکومتی بد عنوانی نے بھی عوام کا اعتماد توڑ دیا ہے۔ سبسڈی کے نام پر مختص فنڈز اکثر اعلیٰ حکام کے ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں، اور ترقیاتی منصوبے کاغذوں ارب روپے کی سبسڈی کا اعلان کیا تھا، لیکن اس کا زیادہ تر حصہ بد عنوانی اور غیر شفاف نظام 23 میں وفاقی حکومت نے 2024 تک محدود رہتے ہیں۔ اب بھی خواب بنے ہوئے ہیں۔ — صاف پانی، صحت، تعلیم، اور روزگار — کی نذر ہو گیا۔ نتیجتاً، عوام کے لیے بنیادی سہولتیں

آزاد کشمیر کا موجودہ بحران نہ صرف ایک مقامی مسئلہ ہے، بلکہ یہ پاکستان کے وفاقی ڈھانچے کی کمزوریوں کو بھی عیاں کرتا ہے۔ گلگت بلتستان سے لے کر خیبر پختونخوا تک، پاکستان کے دیگر پسماندہ خطوں میں بھی اسی طرح کے مسائل موجود ہیں، جہاں وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم اور حکومتی بد عنوانی نے عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا ہے۔ عالمی سطح پر، یہ بحران بھارت کے لیے ایک موقع ہے کہ وہ آزاد کشمیر کے حالات کو اپنے پروپیگنڈے کے طور پر کے خاتمے کے بعد اس نے مقبوضہ کشمیر کے حالات سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن بے 370 میں آرٹیکل 2019 استعمال کرے، جیسا کہ کے بے اے سی نے واضح کر دیا ہے کہ یہ تحریک علیحدگی پسندی کی نہیں، بلکہ انصاف اور مساوات کی ہے۔

معاشی طور پر، یہ بحران پاکستان کے لیے سنگین نتائج کا حامل ہے۔ اگر آزاد کشمیر میں سبسڈی کے مطالبات پورے نہ کیے گئے، تو یہ احتجاج دیگر صوبوں تک فیصد مہنگائی کی شرح سے متاثر ہیں۔ توانائی کے شعبے میں، آزاد کشمیر سے بجلی کی سپلائی میں کسی بھی خلل سے قومی گرڈ پر دباؤ 50 پھیل سکتا ہے، جو پہلے ہی بڑھے گا، جس سے ملک بھر میں توانائی کی قیمتیں مزید بڑھ سکتی ہیں۔

تک، وفاقی حکومت اور بے جے اے سی کے درمیان مذاکرات کے نتیجے میں ایک عارضی جنگ بندی ہوئی، اور احتجاج کو معطل کر 2025 اکتوبر 4 دیا گیا۔ لیکن یہ حل عارضی ہے، اور ماضی کے تجربات بتاتے ہیں کہ اگر بنیادی مسائل حل نہ کیے گئے تو یہ تحریک دوبارہ شدت اختیار کر سکتی ہے۔ مستقل حل کے لیے شفاف سبسڈی نظام کی تشکیل، توانائی کی رائلٹی کی منصفانہ تقسیم، آئینی اصلاحات، اور بدعنوانی کے خاتمے کے لیے اقدامات ناگزیر ہیں۔

آزاد کشمیر کے پہاڑوں اور وادیوں میں آج صرف فطرت کی خاموشی نہیں، بلکہ بھوک سے ہلکتے بچوں کی آوازیں اور احتجاج کے نعرے گونج رہے ہیں۔ امید کہ شاید کبھی ان — یہاں کے عوام اپنی عزت نفس اور بقا کے لیے کھڑے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو ہیں، لیکن امید کی ایک چمک بھی موجود ہے کی آواز سنی جائے گی۔ یہ تحریک محض آٹے اور بجلی کی جنگ نہیں، بلکہ ایک ایسی لڑائی ہے جو پاکستان کے ہر اس خطے کی نمائندگی کرتی ہے جہاں عوام اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔ یہ سوال صرف آزاد کشمیر کا نہیں، بلکہ پوری قوم کا ہے۔ جب ایک خطے کے عوام پر ظلم ہوتا ہے اور ان کی آواز دباؤ دیا جاتا ہے، تو یہ پوری قوم کی بنیادیں ہلا دیتا ہے۔ آزاد کشمیر کے عوام آج یہ پیغام دے رہے ہیں کہ وہ ظلم سہنے کے لیے نہیں، بلکہ انصاف مانگنے کے لیے کھڑے ہیں۔ یہ تحریک ہمیں یاد دلاتی ہے کہ حقیقی آزادی روٹی، کپڑا، مکان، اور انصاف کے بغیر نامکمل ہے۔ اگر یہ آواز سنی نہ گئی، تو یہ نہ صرف آزاد کشمیر بلکہ پورے پاکستان کے لیے ایک عظیم نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

Reference:

- Al Jazeera. (2025). *Azad Kashmir protest and economic crisis analysis*.
<https://www.aljazeera.com>
- BBC News. (2025). *Kashmir: Economic protests and government response*.
<https://www.bbc.com/news>
- Human Rights Watch. (2024). *Pakistan: Rights violations and protests in Kashmir*.
<https://www.hrw.org/world-report/2024>
- Dawn News. (2025). *AJK public demonstrations and labor strikes*.
<https://www.dawn.com>
- International Crisis Group. (2025). *Azad Kashmir economic and social unrest*.
<https://www.crisisgroup.org/middle-east-north-africa>
- The Express Tribune. (2025). *AJK protest impact on national energy grid*.
<https://tribune.com.pk>
- United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs. (2025). *Kashmir humanitarian update*.
<https://www.ocha.org>
- World Bank. (2025). *Economic implications of protests in Azad Kashmir*.
<https://www.worldbank.org>
- Amnesty International. (2025). *Civil rights and protests in Pakistan-administered Kashmir*.
<https://www.amnesty.org>
- Reuters. (2025). *AJK protests: Government measures and public reaction*.
<https://www.reuters.com>

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).